آسمان سے ایک آگ اور سرخی کا نمودار ہونا:-

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قبل قیام و ظہورِ قائم علیہ السلام لوگوں کو ان کے گناہوں پر ایک آگ اور سرخی سے ڈرایا جائے گا جو آسمان میں نمودار ہو گی۔ شہر بغداد اور شہر بصرہ میں زمین شق ہو گی اس میں کشت و خون ہو گا گھر کے گھر خراب اور مسمار ہو جائیں گے ان اہل عراق پر خوف طاری ہو گا انہیں چین و سکون میسر نہ آئے گا۔

ظہور کی علامتیں:-

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: زمین پکڑے رہنا اور زنہار کبھی اپنے ہاتھ پاؤں کو حرکت میں نہ لانا جب تک وہ علامات نہ دیکھ لو جن کی میں نشاندہی کر رہا ہوں۔ ایک سال تم دیکھو گے

کہ دمشق میں ایک منادی نداء دے رہا ہے اور اس کا ایک قریہ زمین میں دھنس گیا ہے اس کی مسجد کا ایک حصہ گر پڑا ہے۔ جب تم دیکھو کہ ترک آگے بڑھ گئے ہیں اور جزیرے میں اترے ہیں اور اہل روم بھی بڑھے ہیں انہوں نے رملہ میں اپنا پڑاؤ ڈالا ہے اور اس سال سرزمینِ عرب کے ہر حصے میں اختلاف ہی اختلاف پیدا ہو گا۔

اور یہ کہ اہل شام تین مختلف جھنڈوں تلے ہوں گے ایک جھنڈا تو چتکبرا ہو گا دوسرا سرخ اور تیسرا سفیانی کا اور سفیانی کے ساتھ بنی کلب کے لوگ ہوں گے جو اس کے ماموں لگتے ہوں گے۔ سفیانی اور اس کے ساتھی بنی ذنب الحمار پر غالب آئیں گے اور ان کا ایسا قتلِ عام کریں گے کہ ایسا کبھی نہ کیا ہو گا اور بنی ذنب الحمار کا جو شخص دمشق میں آئے گا تو وہ مع اپنے ساتھیوں کے قتل ہو جائے گا۔ چنانچہ قرآن مجید کی یہ آیت جس میں اللہ تعالی فرماتا ہے: پس گروہوں نے آپس میں اختلاف کیا اور حیرت ہے ان پر جو یومِ عظیم کی پیشی سے انکاری ہیں۔ (سورہ مریم آیت 37)

سفیانی اور اس کے ساتھی خروج کریں گے اور ان کا مقصد صرف آل محمد علیہ السلام اور ان کے شیعہ ہوں چنانچہ وہ ایک فوج کوفہ بھیجے گا اور وہاں بہت سے آل محمد علیہ السلام کے شیعہ قتل کیے جائیں یا سولی پر لٹکائے جائیں گے، اور خراسان سے ایک پرچم آئے گا جو ساحل دجلہ پر اترے گا اور فوج کا ایک دستہ مدینے کی جانب بھیجا جائے گا وہاں ایک شخص کو قتل کیا جائے گا تو امام مہدی علیہ السلام اور منصور مدینے نکل جائیں گے اور آل محمدؑ کے سب چھوٹے بڑے

گرفتار کر لئے جائیں اور قید کر لیے جائیں گے پھر ان دونوں کی تلاش میں فوج نکلے گی حضرت امام مہدی علیہ السلام حضرت موسی علیہ السلام کی طرح وہاں سے خائف اور مرقب نکل کر مکہ کی طرف روانہ ہوں گے اور فوج ان کی فکر میں آگے بڑھی جب وہ بیابان میں پہنچیں گے تو زمین شق ہو جائے گی اور سب (فوج والے) اس میں سما جائیں گے سوائے ایک خبر دینے والے کے اور کوئی نہ بچے گا۔

اس وقت امام مہدی علیہ السلام رکن و مقام کے درمیان کھڑے ہو کر نماز پڑھیں گے اور ان کے ساتھ ان کا وزیر بھی ہو گا پھر آپؑ مجمع کو خطاب فرمائیں گے: **ایہاالناس! جن لوگوں نے ہم پر ظلم کیا ہے اور ہمارے حقوق ہم سے چھین لیے ہیں ہم ان کے مقابلے میں اللہ کی مدد چاہتے ہیں اب جو شخص اللہ کے بارے میں ہم سے بحث کرنا چاہیے وہ آئے ہم ثابت کریں کہ اللہ ہمارا ہے اور ہم اس سے زیادہ اللہ کے حقدار ہیں اور جو ہم سے آدم علیہ السلام کے لئے بحث کرے گا تو ہم ثابت کریں گے کہ ہم لوگوں سے زیادہ حضرت آدم علیہ السلام کے وارث و حقدار ہیں اور جو شخص ہم سے نوح علیہ السلام کے بارے میں بحث کرے گا تو ہم ثابت کریں گے کہ ہم نوح علیہ السلام کے سب سے زیادہ وارث و حقدار ہیں اور جو ہم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق بحث کرے گا تو ہم ثابت کریں گے کہ ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سب سے زیادہ وارث و حقدار ہیں اور جو شخص ہم سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بحث کرے گا تو ہم ثابت کریں گے کہ ہم تمام لوگوں میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**

کے سب سے زیادہ وارث و حقدار ہیں اور جو شخص ہم سے انبیاء کرامؑ کے متعلق بحث کرے گا تو ہم ثابت کریں گے کہ ہم انبیاء کرامؑ کے سب سے زیادہ وارث و حقدار ہیں اور جو شخص ہم سے کتابِ خدا کے متعلق بحث کرے گا تو ہم یہ بھی ثابت کریں گے کہ ہم کتاب خدا کے سب سے زیادہ وارث و حقدار ہیں۔ بے شک ہم گواہی دیتے ہیں اور آج تمام مسلمان گواہی دیں گے کہ ہم لوگوں پر ظلم کیا گیا، ہمیں ہمارے حقوق سے محروم کیا گیا، ہم سے بغاوت کی گئی، ہمیں ہمارے گھروں سے، ہمارے اموال سے، ہمیں ہمارے اہلِ خاندان سے جدا کر دیا گیا اور نکال دیا گیا، اور قہر و ستم ڈھائے گئے، آج ہم اور تمام مسلمان اللہ سے نصرت کے طالب ہیں اور داد خواہ ہیں"۔

اور بخدا تین سو دس سے کچھ زیادہ (313) لوگ آئیں گے جن میں پچاس عورتیں ہوں گی جو سب مکہ میں جمع ہوں گے جس طرح بادلوں کے ٹکڑے ایک کے پیچھے ایک موسمِ حریف یعنی برسات میں جمع ہوا کرتے ہیں اور اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے: جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تم سب کو یکجا جمع کرے گا، بے شک اللہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ (سورۃ البقرہ)

پھر آلِ محمدؐ میں سے ایک شخص کہے گا کہ یہ وہ قریہ ہے جس کے باشندے بڑے ظالم ہیں۔

اس کے بعد وہ (امام مہدیؑ) اور اُن کے ساتھ 313 لوگ جنہوں نے رُکن و مقام کے درمیان اُنؑ کی بیعت کی ہو گی مکہ سے خروج کریں گے اُن کے ساتھ نبی اکرم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

تمام تبرکات اور عَلَم آنحضرتؐ کا اور آپؐ کے اسلحے (وغیرہ) ہوں گے اور امام مہدیؑ کے ساتھ اُن کا وزیر بھی ہو گا، مکہ میں ایک منادی اُن کے نام کے ساتھ ان کی امامت کا اعلان کرے گا جس کو تمام اہلِ زمین سنیں گے، اُن کا نام اُن کے نبیؐ کا نام ہو گا۔ اگر اس میں تم لوگوں کو کوئی اشکال و قباحت درپیش ہو تو نبی اکرمؐ کے تبرکات، اُنؐ کا عَلَم اور اُن کے اسلحے میں تو کوئی اشکال و قباحت نہیں ہونی چاہیئے اور اگر اس کے ماننے میں بھی اشکال و تردد ہو تو اُن کے نام کے ساتھ اُن کی امامت کا آسمان سے اعلان ہونے میں تو کوئی اشکال نہ ہو گا اور آلِ محمدؐ میں سے شاذ شاذ لوگوں سے خود کو بچانا کیونکہ محمدؐ و علیؑ کی آلؑ کا پرچم ایک ہو گا اور اُنکے علاوہ دوسروں کے مختلف پرچم ہوں گے۔ لہٰذا تم کو زمین پکڑے رہنا لازم ہے اور ان میں سے کسی ایک شخص کی بھی اتباع نہ کرنا جب تک تم یہ نہ دیکھ لو کہ وہ شخص اولادِ امام حسینؑ میں سے ہے اور اُس کے پاس نبی اکرمؐ کے تبرکات آنحضرتؐ کا پرچم اور آپکے اسلحے ہیں کیونکہ نبی اکرمؐ کے تبرکات حضرت علیؑ ابنِ الحسینؑ کے پاس رہیں پھر اُن سے حضرت محمدؑ بن علیؑ کو ملیں گے اور اللہ جو چاہے گا کرے گا۔

پھر تم ان حضراتؑ کے دامن سے متمسک رہنا اور اُن لوگوں سے بچنا جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔ جب ان میں کوئی ایسا شخص خروج کرے جس کے ساتھ 313 لوگ ہوں اور ان کے پاس رسولؐ اللہ کے تبرکات ہوں اور وہ مدینے کا قصد کرے اور بیابان سے گذرے اور کہے کہ یہ جگہ اس قوم کی ہے جو زمین میں دھنس جائے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: کیا وہ لوگ

جنہوں نے بری تدبیریں کیں اپنے آپ کو اس بات سے امان میں خیال کرتے ہیں کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے یا اُن پر اُس طرف سے عذاب آجائے جس کا انہیں شعور بھی نہ ہو یا وہ اُن کو چلتے پھرتے اپنی گرفت میں لے ڈالے اور وہ اُس کو عاجز نہیں کر سکتے۔ (سورۃ نحل)

جب وہ مدینے پہونچیں گے تو محمد بن شجری حضرت یوسفؑ کی سنت کے مطابق نکلے گا۔ پھر آپؑ کوفہ آئیں گے اور وہاں طویل عرصہ تک جب تک اللہ تعالیٰ کا حکم ہو گا ٹھہریں گے اور اس پر تسلط حاصل کریں گے پھر وہاں سے وہ اور ان کے رفقاء روانہ ہوں گے اور مقام عذرا پر پہونچیں گے اور یہ دمشق میں وہ مقام ہے جہاں معاویہ نے حجر بن عدی کو قتل کیا تھا اور بہت سے لوگ آپؑ کے ساتھ ہو جائیں گے اور سفیانی ان دنوں وادی رملہ میں ہو گا۔

اب جبکہ دونوں کی (افواج میں) مڈبھیڑ ہو گی تو وہ دن ادل بدل کا ہو گا۔ یعنی شیعانِ آلِ محمدؐ میں سے جو لوگ سفیانی کی فوج ہوں گے اُسکی فوج سے نکل کر امام مہدیؑ کی فوج میں آجائیں گے اور سفیانی کے ماننے والوں میں سے جو لوگ امام مہدیؑ کی فوج میں ہوں گے وہ اُس سے نکل کر سفیانی کی فوج میں چلے جائیں گے اور ان لوگوں میں ہر ایک اپنے اپنے پرچم تلے پہنچ جائے گا اور وہی یومِ ابدال یعنی ادل بدل کا دن ہو گا۔

اس دن سفیانی اور اُس کے سارے ساتھی قتل ہو جائیں گے انکی خبر دینے والا بھی نہ بچے گا، اُس دن بنی کلب کے مالِ غنیمت سے جو محروم رہا وہ واقعی محروم رہا، پھر آپؑ وہاں سے کوفہ تشریف لائیں گے اور اسے اپنی منزل بنائیں گے۔

پس آپؑ کسی ایک بھی مسلمان غلام کو نہ چھوڑیں گے سب کو خرید کر آزاد کر دیں گے اور ہر قرض دار کا قرض ادا فرمائیں گے اور ہر ایک کی گردن پر اگر کسی کا مظلہ اور بار ہو گا تو اس کو بھی ادا کریں گے۔ اگر کوئی غلام قتل ہوا ہے تو اُس کا خون بہا اُس کے ورثاء کو ادا کریں گے، اگر کوئی مردِ آزاد قتل ہوا ہے تو اس کا قرض آپؑ ادا کریں گے اور اس کے اہل و عیال کو عطا و بخشش سے نوازیں گے، یہاںتک کہ زمین عدل و انصاف سے اسی طرح بھر جائیگی جس طرح وہ اس سے پہلے ظلم و جور سے بھر ہو گی۔ پھر آپؑ اور آپؑ کے اہلِ بیتؑ مقامِ رحبہ میں سکونت اختیار فرمائیں گے جو ایک پاک و طیب جگہ ہے اور حضرت نوحؑ کی جائے سکونت تھی۔

(بِحارُالاَنوار، جلد12(اردو)، جلد52-53(عربی))